خیابانِ طلبہ

اخلاص کا شیریں ثمر

(از مولوی سید نظیر الحسن صاحب سہوانی متعلم رحمانیہ)

اللہ رب العالمین نے اشیاء عالم میں مختلف فوائد ودیعت کئے ہیں اور ان سب کو حضرت انسان کے فائدے کے لئے بنایا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا۔ خدا تعالیٰ نے زمین کی کل اشیاء کو تمہارے فائدے کیلئے پیدا کیا ہے دوسری جگہ اسکو عام فرما دیا ہے۔ سَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ۔ رات اور دن سورج اور چاند کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ مگر حضرت انسان کو محض اپنی ہی عبادت کے لئے پیدا کیا جس طرح خود اپنے کلام پاک میں اسکے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ تمام جن وانس کی تخلیق کا منشا صرف عبادت ہے۔ ان کیلئے روزی کا فراہم کرنا ہمارا کام ہے۔ مگر کوئی یہ نہ سمجھے کہ میری عبادت سے خدا تعالیٰ کو کسی قسم کا فائدہ پہنچیگا۔ یا اگر میں عبادت نہ کروں تو اس کی بادشاہت وسطوت میں کچھ تغیر پیدا ہو جائیگا۔ خدا کی ذات اس سے منزہ ہے اسکی بادشاہت ہر صورت میں اپنی شان سے قائم رہیگی۔ حضور پر نور علیہ التحیہ والتسلیم فرماتے ہیں اگر تمام عالم والے میری طرح متقی و پرہیزگار ہو جائیں جب بھی خدا کی حکومت میں کوئی فرق نہ آئیگا۔ اور اگر تمام لوگ ابلیس کی طرح ہو جائیں جب بھی اسکی حکومت وجبروتیت میں کسی قسم کا فرق نہیں پیدا ہوگا۔ بہرکیف خدا تعالیٰ نے متعدد جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ میری عبادت کرو مگر اس عبادت کو ایک قید کے ساتھ مفید بھی فرمادیا ہے جسکو اخلاص فی العمل سے تعبیر کرتے ہیں۔ جس کے متعلق اپنی کتاب مبارک میں اسطرح ارشاد فرمایا ہے۔ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ۔ ہم نے اپنے بندوں کو خاص اپنے ہی لئے بغیر کسی کی شراکت کے عبادت کرنیکا حکم دیا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو تمہاری قربانی کے گوشت اور خون کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہاں پر اخلاص کی ضرورت ہے عبادت خواہ بڑی ہو یا چھوٹی اگر اس میں اخلاص سے کام نہیں لیا گیا ہے تو گویا وہ عمل کیا ہی نہیں گیا بلکہ اس کی بجائے برا کام کیا گیا ہے کیونکہ اس پر عذاب مرتب ہوتا ہے اسلئے کہ اس شخص نے اپنے اس کام کو لوگوں کے دکھانے کیلئے کیا ہے۔ اگر لوجہ اللہ ہوتا تو اخلاص ضرور ہوتا اور جو کام لوجہ اللہ نہ ہو وہ فعل شرک ہے اسکے فاعل کیلئے ویل کی وعید آئی ہے۔ ویل جہنم کے ایک درجہ کا نام ہے اس میں اتنا سخت عذاب ہوتا ہے کہ اس سے جہنم بھی پناہ مانگتی ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ تم سب کو ایک دن اپنے رب کے دربار میں حاضری ضرور دینی ہوگی اسلئے تم کو چاہئے کہ اس کیلئے کچھ سامان کر لو کیونکہ اگر کوئی شخص ایک دو یوم کا سفر کرتا ہے تو اسکے لئے ہر قسم کا انتظام کرتا ہے پھر یہ تو ہمیشہ کیلئے ہے بلکہ اصلی سفر ہی ہے مگر اس سفر کیلئے جو توشہ مفید ہوگا وہ عمل ہے۔ عمل بھی وہ جو صرف خدا کیلئے کیا گیا ہو۔ یہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو نجات دیسکتی ہے۔ ورنہ

عمل تو عبداللہ بن ابی بھی کیا کرتا تھا جو تمام منافقین کا سردار تھا عمل بھی اس مسجد میں آکر کیا کرتا تھا جہاں پر اگر کوئی شخص دو رکعت نماز ادا کرے تو اس نے پچاس ہزار نمازیں ادا کیں نماز بھی اس شخص کے پیچھے ادا کرتا جسکو عالم کا ذرہ ذرہ سلام کرتا تھا اور اسی کے حضور میں اپنی زکوٰۃ کو بھی پیش کرتا تھا۔ میدان کارزار میں بھی اسی مقدس ہستی کے دوش بدوش ہوتا تھا مگر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب مرتا ہے تو پیکر رحم وکرم اس کیلئے اپنے رحیم آقا کے حضور میں بارِ مغفرت ملتجی ہوتے ہیں حکم ہوتا ہے۔ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ الخ۔ اے نبی تم ان کیلئے دعائے مغفرت مت کرو ہم ان کو کبھی ہرگز نہیں بخشیں گے کیونکہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے۔ غور کرنیکا مقام ہے کہ جسکے لیے وہ ذات دست بدعا ہو کہ جس کی دعا کسی صورت میں مردود نہیں ہو سکتی اور اس موقعہ پر اسکو بھی دعا کرنے سے روک دیا جاتا ہے پھر اس کے عذاب کی سختی کا کیا ٹھیک ہے اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص بغیر عبادت بیکار ہے بلکہ عذاب کا موجب ہے برخلاف اسکے کہ اگر اخلاص سے عبادت کی جائے تو مقبول ہوتی ہے بلکہ بسا اوقات دنیا ہی میں اسکا ایک ثمرہ ملتا ہے۔ اس موقعہ پر اگر اس ثمرہ کو ذکر کر دیا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کی زبان مبارک سے بنی اسرائیل کے واقعہ کا ذکر سنا۔

اسرائیلی واقعہ

آپنے فرمایا کہ تین آدمی کسی جگہ کو جا رہے تھے راستہ میں بارش شروع ہو گئی۔ جائے پناہ تلاش کرنے پر پہاڑ کا ایک غار ملا جب تینوں اس میں داخل ہو گئے تو یکایک ایک زبردست چٹان لڑھکتی ہوئی آئی اور اس نے غار کے منہ کو بالکل بند کر دیا جسکی وجہ سے ان لوگوں کی پریشانی اور بڑھ گئی بعد مشورہ کے یہ طے پایا کہ ہر شخص اپنے اپنے نیک عملوں کا ذکر کرے اور اس کے ذریعہ سے خدا سے مدد چاہے کہ وہ اس مصیبت کو دور فرمائے انمیں سے ایک نے اپنے واقعہ کو اس طرح بیان کرنا شروع کیا کہ میرے دونوں ماں باپ بہت بوڑھے تھے میں جبتک اپنے والدین کو کھانا نہ کھلا دیتا تب تک خود کھاتا اور نہ اپنے اہل وعیال کو کھلاتا ایک دن میں بکریاں چراتا ہوا بہت دور چلا گیا جب شام کو واپس آیا تو والدین کو دیکھا کہ وہ سو گئے ہیں میں نے ان کے آرام میں خلل ڈالنا مناسب نہ سمجھا اور میں ہاتھ میں دودھ کا پیالہ لئے ان کی چارپائی کے گرد تمام رات کھڑا رہا میرے بچے بھوک کی وجہ سے سخت بیتاب ہو رہے تھے اور میرے پیروں پر لوٹتے پھر رہے تھے مگر میں نے نہ ان کو دودھ پلایا اور نہ خود پیا یہانتک کہ فجر نمودار ہو گئی جب والدین بیدار ہوئے تو میں نے ان کو دودھ پلایا۔ اے خدا اگر یہ کام میں نے تیری خوشنودی کیلئے کیا تھا تو ہمکو ہماری اس مصیبت سے نجات دے جب یہ شخص اپنا واقعہ بیان کر چکا تو پتھر غار کے منہ سے کچھ ہٹ گیا مگر اتنا نہیں کہ کوئی باہر نکل سکے۔ اسکے بعد دوسرے شخص نے اپنے واقعہ کو اسطرح بیان کرنا شروع کیا کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی مجھ کو اس سے عشق تھا میں اسکو اپنی شہوت رانی کا آلہ بنانا چاہتا تھا مگر وہ کسی طرح قبضہ میں نہیں آتی تھی مگر اتفاق وقت سے اس پر ایک مرتبہ مصیبت نازل ہوئی تو مجھ سے امداد طلب کرنے کو آئی میں نے اسکو ایک سو بیس اشرفی دیں اس شرط پر منظور کیں کہ وہ مجھے اپنے پر مختار بنا دے وہ اس پر راضی ہو گئی جب میں اور وہ خلوت میں گئے اور میں اس سے زنا کرنیکے لئے ہر صورت سے قادر ہو گیا اس وقت اس نے کہا کہ خدا سے ڈر

اور اس مہر شدہ چیز کو مت توڑ اسکو اس کے حقدار کیلئے چھوڑ دے میں اسی وقت اس سے الگ ہو گیا اور اس کو مطلوبہ اشرفیاں بھی دیدیں۔ اے خدا اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کیلئے کیا ہے تو ہم کو اس مصیبت سے نجات دے چنانچہ وہ زبردست چٹان اپنی جگہ سے اور ہٹ گئی مگر نکلنے کیلئے اب بھی راستہ نہوا۔ اب تیسرے شخص نے اپنے واقعہ کو اس طرح ذکر کرنا شروع کیا کہ میں نے چند مزدوروں کو کام پر لگایا وہ دن بھر محنت کرتے رہے شام کو جب مزدوری دینے کا وقت آیا تو میں نے انہیں بلایا . . . . اور سب کو ان کی مزدوری بھی دیدی مگر ایک شخص نے مزدوری نہیں لی اور ناراض ہو کر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو تجارت میں لگا دیا۔ یہانتک کہ اس سے مال بہت زائد ہو گیا جب عرصہ کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری مزدوری لاؤ میں نے کہا کہ یہ غلام اور اونٹ گائے بکریاں جو کچھ تیرے سامنے ہیں یہ سب تیری ہیں اس نے کہا کہ کیا مجھے مذاق کرتا ہے میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کرتا بلکہ یہ تمام چیزیں حقیقتاً تیری ہی ہیں چنانچہ وہ سب کچھ لیگیا۔ اے خدا اگر یہ کام میں نے تیری رضاجوئی کیلئے کیا ہو تو اس مصیبت کو ہم سے دور فرما۔ چنانچہ وہ پتھر وہاں سے ہٹ گیا اور وہ تینوں ہنسی خوشی اپنے اپنے مکانوں کو چلے گئے۔ (مسلم)

خالصۃً لوجہ اللہ عمل کرنیکا یہ نتیجہ دنیا میں ظاہر ہوا مگر عقبیٰ میں بہت بڑا ثواب ہے اور سب سے بڑھکر منعم حقیقی کی خوشنودی ہے اب فریق ثانی کے متعلق بھی ایک حدیث سن لیجئے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہؓ ہیں جسوقت آپ نے اس حدیث کے بیان کا ارادہ کیا بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا تو بیان کا ارادہ کرتے ہی بیہوش ہوگئے تین دفعہ اسی طرح یہ واقعہ پیش آیا۔ بالآخر تکیہ لگا کر بیٹھے اور اس طرح بیان شروع کیا کہ مجھ سے حضور نے اس حدیث کو اسی مکان میں بیان فرمایا تھا میرے اور آپ کے سوا یہاں اور کوئی نہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے جن لوگوں کو بلایا جائیگا وہ تین شخص ہونگے سب سے پہلے انہی کا فیصلہ ہوگا ان میں سے ایک حافظ قرآن ہوگا۔ دوسرا مجاہد فی سبیل اللہ تیسرا مالدار۔ حافظ قرآن سے اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میں نے تجھکو اپنی کتاب کا علم دیا تھا تو نے کیا عمل کیا۔ وہ کہیگا کہ میں رات و دن نمازوں میں پڑھتا تھا اس میں قرآن شریف کو پڑھتا تھا خدا تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے یہ عمل صرف اسلئے کیا تھا تاکہ لوگ تجھے قاری کہیں تیری مراد پوری ہوگئی اور لوگوں نے ایسا ہی کہا پھر مالدار سے دریافت فرمائیگا کہ میں نے تجھکو کیا اتنا مال نہیں دیا تھا کہ جس کی وجہ سے تو کسی کا محتاج نہ تھا وہ جواب میں اقرار کریگا خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ تو نے پھر کیا عمل کیا وہ کہیگا کہ جو میرے عزیز و اقارب حاجتمند تھے میں انکو دیتا تھا اور تیری راہ میں صدقہ خیرات بہت کرتا تھا خدا فرمائیگا تو جھوٹا ہے بلکہ تیری غرض یہ تھی کہ لوگ تجھے سخی کہیں پس تیری غرض پوری ہوگئی اسکے بعد شہید سے دریافت کیا جائیگا کہ تو کس وجہ سے قتل کیا گیا وہ کہیگا کہ تو نے جہاد کا حکم دیا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہانتک کہ قتل کیا گیا اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تو جھوٹا ہے (فرشتے بھی خدا کیساتھ ہر ایک کے جھوٹا ہونیکی گواہی دینگے) تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں پس لوگوں نے بہادر کہہ دیا پھر آپ نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ یہ تینوں شخص خدا کی پہلی مخلوق ہیں جن سے جہنم کو بھڑکایا جائیگا پس معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص چاہتا ہو کہ قیامت کیدن اسکو کسی قسم کا خوف اور رسوائی نہ ہو تو اسکو چاہئے کہ اپنے تمام کاموں میں خلوص پیدا کرے ریاکاری سے مطلق کام نہ لے۔ خدا ہم سب کو اس کی توفیق دے آمین۔ فقط۔